بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد حسین منّو امیدوار ناظم حلقہ نمبر 9

ضروری وضاحت: قارئین محترم! یہ وضاحت اس لئے ضروری ہے کہ ''پیغام تنظیم'' کے اس اسپیشل الیکشن نمبر میں جتنے بھی ناظموں کے انٹرویوز شامل ہیں۔ وہ تمام ناظمین سب کے سب براہ راست اور دوٹوک انٹرویو ریکارڈ کرنے کیلئے تیار ہوئے۔ اس لئے ان کی گفتگو میں یقیناً آپ کو زیادہ تر گفتگو کا ایک خاص انداز اور لب ولہجہ ہی نظر آرہا ہے۔ لیکن جب ''پیغام تنظیم'' کا نمائندہ سابقہ ناظم حلقہ نمبر 9 جناب محمد حسین منّو صاحب کے آفس انٹرویو کرنے کیلئے گئے، تو وہاں موصوف نے صرف پانچ سے چھ منٹ کے دورانیے تک اپنا انٹرویو ریکارڈ کروایا۔ اس کے بعد انہوں نے ٹیپ ریکارڈر پر براہ راست ہمارے درج ذیل سوالات کے جوابات دینے سے کیوں کترایا علت یا سبب انہی کو معلوم ہیں۔ یوں موصوف نے ٹیپ ریکارڈر پر یا براہ راست سوالات اور انٹرویو کا سامنا کرنے سے معذرت کرتے ہوئے ملتمس ہوئے کہ ہم انھیں انٹرویو کا سوالنامہ دے دیں، اور وہ ہمیں تحریری طور پر تسلی سے بیٹھ کر چند گھنٹوں میں جوابات لکھ کر دے دینگے۔ یوں جب ہمارے نمائندے نے دیکھا کہ امیدوار برائے ناظم حلقہ نمبر 9 جناب محمد حسین منو صاحب اپنا انٹرویو ریکارڈ نہیں کرانا چاہتے، تو بحالت مجبوری سوالنامہ انھیں دینا پڑا۔ عرصہ چار سال تک ایک بہت ہی ذمہ دار عوامی عہدے پر فائز رہنے کے باوجود جب ان کی طرف سے اس قسم کی فرمائش ہم سے ہوئی، تو ہمارے تعجب اور حیرت میں یقیناً بہت اضافہ ہوا۔

تو قارئین گرامی! درج ذیل سوالات کے جوابات جو آپ پڑھ رہے ہیں، یہ انٹرویو کی شکل ضرور رکھتی ہے، لیکن ایک عوامی نمائندے کا انٹرویو نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ موصوف نے پوری رات صرف کرکے ہر سوال کا جواب خوب غور وفکر کرنے کے بعد دے دیا ہے، یعنی یہ تمام تر جوابات باقاعدہ طور پر After thought ہیں۔ اس کے باوجود موصوف نے کئی سوالات کے جوابات دینے کی بجائے صرف No Comments لکھ کر اپنی سبکدوشی کا مظاہرہ کیا ہے۔

اس طرح سے درج ذیل تحریر ہمیں باقاعدہ طور پر دستخط شدہ موصول ہوا ہے جو قارئین کی خدمت میں حرف بہ حرف اسی طرح سے پیش کیا جارہا ہے کہ جس طرح انہوں نے خود تحریر کی ہے۔ آیئے جناب منو صاحب کی تحریری جوابات سے لطف اندوز ہوتے ہیں:

بسم تعالیٰ

سب سے پہلے تو آپ کا مشکور ہوں کہ آپ اس ناچیز کو تنظیم کے مرتب کردہ سوالات پر اظہار خیال کا موقع فراہم کیا البتہ بعض سوالات کے تلخ جوابات دینے پر پیشگی معذرت خواہ ہوں۔

پیغام تنظیم: سوالات پوچھنے سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ قارئین کیلئے اپنا مکمل اور ایک مختصر سا تعارف کرائیں۔

محمد حسین منو: میرا نام محمد حسین عرف منو ہے میں نے ابتدائی تعلیم جامعہ امامیہ پرائمری سکول سے حاصل کیا اور میٹرک میں مسلم آباد حانی سکول سے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ اب میں پراپرٹی ڈیلر کے کاروبار سے وابستہ ہوں۔ حالیہ گزشتہ دور میں بطور ناظم حلقہ نمبر 9 منتخب ہوا تھا۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہے، آپ کا مضمون کیا رہا ہے، کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں، تو کس سیاسی یا نظریاتی مفکر کے افکار سے آپ سب سے زیادہ متاثر ہے؟

محمد حسین منو: میں نے ایم ایس سی بائیوکیمسٹری میں بلوچستان یونیورسٹی سے دوراں سال 1988ء سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔ دیگر مصروفیات کے باعث مطالعہ بہت ہی کم کر پاتا ہوں۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ کلر یا رنگ کونسا ہے؟ کون سا کھیل پسند کرتے ہیں، اور کون پسندیدہ کھلاڑی ہے؟

محمد حسین منو: پسندیدہ رنگ سفید ہے، فٹبال اور میرو ڈونا۔

پیغام تنظیم: الیکشن سے پہلے اگر آپ کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ ہو تو ذرا تفصیل سے بتایئے؟

محمد حسین منو: ایک سماجی کارکن کی حیثیت سے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لیا۔

پیغام تنظیم: ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاست دان یا شخصیت کون ہے اور کیوں؟

محمد حسین منو: سردار نثار علی ہزارہ جنہوں نے تعلیم کے شعبے میں ہزارہ برادری کیلئے بے پایاں خدمات انجام دی ہے جسکی نظیر تلاش نہیں کیا جا سکتا۔

پیغام تنظیم: آپ کو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے، اور آپ اپنے غصے پر کیسے قابو کرتے ہیں؟

محمد حسین منو: پہلے تو مجھے غصہ شاذونادر ہی آتا ہے اور خصوصاً جب کوئی دیدہ دانستہ اور دلیری سے جھوٹ بول رہا ہو تو غصہ آتا ، لاحول پڑھ کر کسی حد تک غصے پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہوں۔

پیغام تنظیم: جمہوری اقدار کو فروغ دینے کیلئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔

محمد حسین منو: صاف ستھرا، شفاف سیاست معاشرے کی بھلائی اور عوام کی فلاح وبہبود کو مدنظر کر جمہوری قدار کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ آزادی تحریر اور آزادی تقریر کے کس قدر حامی ہے، کیا آزادی تحریر اور آزادی تقریر کے بغیر جمہوری روایات فروغ پا سکتی ہیں؟

محمد حسین منو: آزادی تحریر تقریر کا میں 100% حامی ہوں۔ کوئی معاشرہ یا ملک اسکے بغیر ترقی کے منازل کو کامیابی سے طے نہیں کر سکتا اور جمہوری اقدار کا فروغ پانا بھی محال ہے۔ اُمید تو ہے کہ تنظیم اس آزادی کی پاس رکھ کر میرے جوابات کو اپنی رسائل میں جگہ دے گی۔

پیغام تنظیم: جمہوری سوچ اور فکر کو آپ عملی طور پر اپنے حلقے کے عوام میں کس طرح عام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟

محمد حسین منو: یہ سیاستدانوں اور سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ جمہوری سوچ وفکر کو عوام میں اپنی بساط اور منشور کے مطابق فروغ دے۔

پیغام تنظیم: آپ ایک جمہوری عمل کے نتیجے میں انتخابات لڑ رہے ہیں، شکست اور جیت کی صورت میں اپنے حریف کے ساتھ آپ کا اور آپکے ساتھیوں کا عملی رویہ کیا رہے گا؟

محمد حسین منو: میں دونوں صورتوں میں اپنے حریف کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کروں گا جس طرح جمہوری ممالک میں وسیع القلبی سے کیا جاتا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ صدر جنرل مشرف کی خارجہ پالیسی کو کس طرح سے دیکھتے ہیں، نیز پاکستان افغانستان دوستی کو کسطرح دیکھتے ہیں؟

محمد حسین منو: صدر جنرل پرویز مشرف کی خارجہ پالیسی 9/11 کے واقع کے بعد نہایت ہی کامیاب اور پاکستان کے مفاد میں گامزن ہے۔ پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں اگرچہ وہ گرم جوشی نہیں ہیں جو کہ ان حالات میں ہونا چاہیے۔ البتہ یہ تعلقات وقت کے ساتھ ساتھ بہتر ہونے کی پوری اُمید ہے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ ''پیغام تنظیم''، ''چہل دختران تاریخ'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' کا مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں تو کیسے لگا، نیز تنظیم کے اندر رہتے ہوئے آج تک اس کیلئے کیوں کچھ نہیں لکھا، جبکہ ہمیں اچھے سیاستدانوں کی طرف سے مختلف اوقات مختلف مضامین اخبارات میں پڑھنے کو ملتے ہیں؟

محمد حسین منو: معذرت خواہ ہوں کہ ان رسائل کا مطالعہ کرنے کا موقع نہیں ملا۔ (واضح رہے کہ ہر مہینہ باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ ادارہ)

پیغام تنظیم: آپ تنظیم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، کیوں کسی سیاسی، مذہبی یا قومی پارٹی میں شامل نہیں ہوئے؟

محمد حسین منو: تنظیم نسل نو کی بنیاد جن اصولوں اور مقاصد کیلئے بنا اس نے مطلوبہ مقاصد حاصل کرنے میں تاحال کامیاب نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر یہ بے لوث خدمت کرتا تو یقیناً تمام قوم تنظیم کے ہمراہ ہوتا۔ (تنقید کیلئے معذرت خواہ ہوں)

پیغام تنظیم: تنظیم کی اتنی کارکردگی کے باوجود اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ''تنظیم نے کیا کیا؟'' اسے کیا کہا جائے ، بے خبری یا تعصب پر مبنی تنگ نظری۔ اگر بے خبری ہے تو اتنے پمفلٹس ، رسالوں میں مختلف مضامین اور جلسوں میں تقاریر کے باوجود ایسے بے خبر عوام کو کس طرح سے آگہی دی جا سکتی ہے، مشورہ دیجئے۔

محمد حسین منو: محنت، لگن، بے لوث خدمت ہی کسی ادارے پر عوام کے اعتماد کو تقویت دیتا ہے۔ لہذا کہیں تو کمی رہ گیا ہے کہ عوام میں تنظیم نے پذیرائی حاصل نہیں کی۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ اس ضمن میں تمام قوم کو اعتماد میں لے کر اس تنظیم کو ازسر نو منظم کیا جائے تاکہ قوم میں تنظیم کے بارے میں جو بدگمانیاں پائی جاتی ہیں اُسے دور کیا جا سکے۔ مزید تنظیم کو کسی کا میراث نہیں ہونا چاہیے، جو قوم کیلئے بہتر خدمات انجام دیں اُسے اس میں رکنیت دے کر خدمت کا موقع دیا جائے اور تنظیم کو کسی ایک طائفے کی اجارہ داری میں نہیں ہونا چاہیے۔

پیغام تنظیم: قومی تعمیر میں اب تک تنظیم کا عملی رویہ کیا رہا ہے، اور اس کے بارے میں کیا تجاویز اور مشورے دینا چاہیں گے۔

محمد حسین منو: چونکہ میں کبھی بھی تنظیم کا ممبر نہیں رہا لہذا اس سوال کا تعلق مجھ سے نہیں ہے۔

پیغام تنظیم: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں، ہر سیاستدان کا یہ دعویٰ رہا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے، بعد میں آقا بن جاتے ہیں، آپ کسطرح ان سے مختلف ہیں؟

محمد حسین منو: سیاست کا دعویٰ اس ناچیز نے کبھی نہیں کیا البتہ اپنے دور نظامت میں حتیٰ الامکان عوام کی خدمت کی ہے، جسکی چند ایک مثالیں پیش خدمت ہے۔

۱۔ حلقے میں روڈ اور گلیوں کی تعمیر 3.2000 ملین

۲۔ تعمیر قیوم علی چنگیزی فٹبال سٹیڈیم گلستان ٹاون 20.0000 ملین

۳۔ تعمیر ٹیکنیکل بینفر یزدان خان ماڈل سکول 01.344 ملین

۴۔ تعمیر دفتر یونین کونسل حلقہ نمبر 9 علمدار روڈ 00.650 ملین

۵۔ تعمیر یو سی نالیاں واسٹریٹ وغیرہ 02.000 ملین

۶۔ احدائی ٹیوب ویل طوغی روڈ اختتام 1.500 ملین

۷۔ تعمیر عجب خان پُل 07.000 ملین

۸۔ بچھائی پایپ لائن پانی 2.000 ملین

۹۔ بچھائی پائپ لائن نوآباد 1.300 ملین

۱۰۔ تنصیب اسٹری لائٹس 1.050 ملین

پیغام تنظیم: گزشتہ دور میں آپ نے ناظم کے عہدے کیلئے مقابلہ کیا، کیا اس وقت آپ نے اپنی جائیداد کے گوشوارے پیش کئے تھے؟ اور کیا اب کی بار آپ عوام کو اس قسم کی معلومات فراہم کریں گے؟

محمد حسین منو: مشترک جائیداد میں ہم سب بھائی شریک ہیں جبکہ دوکان انجمن اسلامیہ کی جائیداد ہے۔

پیغام تنظیم: یہ ایک حقیقت ہے کہ انتخابات میں بہت سارا خرچہ بھی ہوتا ہے آپ نے اپنے انتخابات کیلئے کتنی رقم مختص کئے ہیں، لوگ تو کچھ اور کہہ رہے ہیں، کہ آپ ایک مفلس شخص ہے، آپ تو اپنا جیب گرم کرنے کیلئے میدان میں اُتر آئے ہیں؟

محمد حسین منو: حکومت نے انتخابات کیلئے اخراجات کی جو حد مقرر کی ہے اس میں رہتے ہوئے میں خرچہ کرنے کا پابند ہوں سوال کا بقیہ حصہ آپکے اپنے ذہن کے اختراع ہے اور دائرہ اخلاق سے باھر ہے لہذا No Comments۔

پیغام تنظیم: آپ کو آپ کے حلقے کے عوام نے اس سے پہلے بھی ایک بار ناظم منتخب کیا، آپ نے اُس وقت علاقے کے عوام کیلئے کیا کچھ کیا، کہ اب کی بار پھر آپ نظامت کے خواب دیکھ رہے ہیں؟

محمد حسین منو: اپنے سابقہ دور میں اس ناچیز نے اپنے کونسلران کے ہمراہ نہ صرف حلقہ نمبر 9 بلکہ ہزارہ برادری کے وسیع مفاد میں اس قدر ترقیاتی اور فلاحی کام کیے ہیں اگر مبالغہ نہ ہو تو بندہ چیلنج کے ساتھ یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ صوبے کی کسی بھی یونین کونسل میں اتنے ترقیاتی کام نہیں ہوئے ہیں۔(مثالیں سیریل نمبر ۱۶ پر ملاحظہ ہو)

پیغام تنظیم: آج کل ہمارے چند حلقوں میں آم اور دوسرے فروٹ کی سیاست کو فروغ دیا جارہا ہے، آپ کا پسندیدہ فروٹ کونسا ہے، اور آپ عوام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے کون سا فروٹ استعمال کریں گے، کیا آپ کے پاس اس مقابلے میں اُترنے کیلئے اتنے بجٹ ہے؟

محمد حسین منو: غیر متعلقہ سوال ہے لہذا "No Comments"۔

پیغام تنظیم: آپ کے حلقے میں عوام کی اکثریت کا تعلق غریب خاندانوں سے ہیں، ان کی زندگی کو بہتر بنانے کیلئے آپ کے پاس قابل عمل پروگرام کیا ہے، جنکے اثرات ڈائریکٹ غریب عوام کی زندگی سے ہو؟

محمد حسین منو: یہ کسی فرد واحد کا کام نہیں ہے۔ بلکہ پوری سسٹم کو درست کرنے کی ضرورت ہے البتہ موجودہ حکومت اس میں قابل قدر اقدامات کر رہی ہے اور

اس نئے نظام کی بدولت ہم بھی اس سسٹم میں حکومت کے ممدوح اور مددگار ثابت ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پیغام تنظیم: جیسا کہ یہ نظام بالکل نیا ہے، اور ابھی اپنے دوسرے مرحلے میں ہے، آپ اس نظام میں کیا کمزوریاں اور کیا کیا خوبیاں دیکھتے ہیں؟

محمد حسین منو: مختصراً عرض ہے کہ اس نظام کے تحت حکومت کی یہ کوشش ہے کہ عوام کو انکی دہلیز پر انکے نمائندوں کے ذریعے مختلف نوعیت کی خدمات پہنچائی جائے جو کہ کافی حد تک کامیاب رہا اور اسکے ثمر سے عوام مستفید ہو رہے ہیں جہاں تک کمزوری کا تعلق ہے تو یہ بتدریج چند انتخابات کے انعقاد کے بعد دور ہو جائیں گے۔

پیغام تنظیم: ایک طرف سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ نائب ناظم زرغون ٹاؤن کی اپنی کوئی پالیسی نہیں تھی، وہ پشتو نخواہ کے ناظم تھا اور وہ ان کے اشاروں پر عمل کر رہے تھے ،بطور ایک سیاستدان آپ کیا کہتے ہیں؟

محمد حسین منو: غیر متعلقہ سوال ہے ''No Comments''۔

پیغام تنظیم: کہا جاتا ہے کہ ہر امیدوار سیاست کے میدان میں سب سے پہلے اپنے لئے ایک سیاسی مقام اور رتبہ کیلئے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس کے بعد اگر وقت اور سرمایہ بچا تو پھر عوامی مشکلات اور مصائب کی طرف توجہ دینے کی سوچتا ہے، آپ کی کیا رائے ہیں؟

محمد حسین منو: میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتا کیونکہ اس ناچیز نے اپنے گذشتہ دور میں عوام کی خدمت کو مقدم سمجھ کر انکے مصائب اور مشکلات کا ازالہ کیا۔

پیغام تنظیم: عوام کو ایک شکایت یہ بھی ہے کہ سابقہ نمائندے بالکل اچھے معیاروں پر منتخب نہیں ہوئے تھے، اس لئے عوام کی توقعات پر پورا نہیں اترتے تھے، آپ کا کیا خیال ہے؟

محمد حسین منو: حلقہ نمبر 9 کے عوام کو تو شکایت نہیں ہے البتہ تنظیم اگر سمجھتا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ ان ناظمین کے دور میں جتنے ترقیاتی کام ہوئے ہیں آج تک کوئٹہ کی تاریخ میں اسکو نظیر نہیں ملتا۔

پیغام تنظیم: شنید میں آیا ہے کہ ہماری قوم کے اندر ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلروں کے درمیان بھی کافی شخصی اور ذاتی نوعیت کے اختلافات اور چپقلش تا آخر موجود رہی حتیٰ کہ ان کے مابین کیسز عدالتوں میں چل رہے ہیں، بحیثیت ایک ناظم کے امیدوار کے اس کے بارے میں کیا کہے گے؟

محمد حسین منو: ماسوائے ایک مثال کے دیگر تمام ناظمین، نائب ناظمین و کونسلران آپس میں شیر و شکر تھے اکثر و بیشتر قومی امور میں ان سب کا مشترکہ موقف رہا ہے۔ جہاں تک معاملہ عدالت کا ہے تو بہتر ہوگا کہ اصل حقائق اور وجوہات کی کہہ تک پہنچنے کیلئے قومی سطح پر غیر جانبدارانہ فورم تشکیل دی جائے تاکہ حقائق واضح ہو سکے۔

پیغام تنظیم: ہماری قوم کے تمام ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلران نے بشمول آپ کے اوپر کی سطح پر بھی اپنی حیثیت منوانے کیلئے عبدالخالق کو اپنا ووٹ دے کر منتخب کیا، کامیابی کے بعد وہ تمام ناظمین، نائب ناظمین اور کونسلران ان سے سخت خائف تھے، ان کا کہنا ہے کہ اکثر جگہوں میں عبدالخالق کو ان کے خلاف بھی کام کرتے تھے، آپ کیا کہتے ہیں؟

محمد حسین منو: غیر متعلقہ سوال ہے ''No Comments''۔

پیغام تنظیم: سننے میں آیا ہے کہ قوم کے اندر سیاسی کمپیوں میں ناظمین اور نائب ناظمین ایک دوسرے کے خلاف بالکل ذاتی نوعیت کی کیچڑ اچھال رہے ہیں، آپ کا کیا رول ہے؟

محمد حسین منو: اس سوال سے اتفاق نہیں کرتا کم از کم اس حلقے کی حد تک یہ بات درست نہیں ہے۔

پیغام تنظیم: قوم کے اندر اور بطور خاص نوجوانوں میں انتشار آخری حدوں کو پہنچ چکی ہے، آپ کے پاس اسے حل کرنے کیلئے کون سی تجاویز ہیں؟

محمد حسین منو: اس خیال سے بھی اتفاق نہیں کرتا کیونکہ دیگر اقوام ہماری برادری کی اتفاق اور اتحاد کی مثالیں دیتی ہیں۔

پیغام تنظیم: کامیابی کی صورت میں ہمارے علاقے کے سکولوں میں تعلیم کی گرتی ہوئی معیار کو بلند کرنے کیلئے آپ کے پاس کیا پروگرام ہے، آپ ایک مہینے میں کتنی بار ایک سکول کا دورہ کریں گے؟

محمد حسین منو: میرے خیال میں زندگی کے کسی بھی شعبے میں چاہیے تعلیم کا شعبہ ہو، ادارہ ہو حتیٰ کہ گھر گرہستی ہو جب تک ان تمام شعبوں سے فرد یا افراد کی اجارہ داری ختم نہ کیا جائے وہ انحطاط پذیر ہی رہے گا۔ جب تک کہ میرٹ کو عام نہیں کیا جاتا تعلیمی معیار کو بلند کرنا ممکن نہیں ہیں البتہ حال ہی میں عدالت عالیہ

بلوچستان نے محکمہ تعلیم میں گریڈ 7 تا 15 کے اساتذہ کی بھرتیوں کو بھی پبلک سروس کمیشن سے مشروط کردیا ہے جس سے بہتری کی کرن نظر آرہا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

پیغام تنظیم: بحیثیت ایک نمائندے کے قوم کے اندر سے بے جا نمود و نمائش اور فضول خرچیوں کے مقابلے کو ختم کرنے کیلئے آپ کیا تجاویز رکھتے ہیں، اور اس کیلئے عملی صورت میں کیا کریں گے؟

محمد حسین منو: اگر یہ ذمہ داری تنظیم قبول کرلے تو ناظمین و کونسلران دیگر امور کی جانب سے توجہ دے سکتا ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ہم اپنے معاشرتی اقدار کو کس طرح سے محفوظ کرسکتے ہیں، جبکہ ایک طرف سے میڈیا کے ذریعے معاشرے میں عجیب و غریب چینلز کو عام کرنے کیلئے انتھک کوششیں ہورہی ہیں۔

محمد حسین منو: میڈیا جہاں عجیب و غریب چینلز کو عام کرنے کی کوشش کررہا ہے وہاں تفریحی پروگراموں کے ساتھ ساتھ دینی و دنیاوی تعلیم بھی دے رہا ہے اور خصوصاً دنیا کو جہاں کے اہم خبروں کو پل بھر میں آپ تک پہنچا رہا ہے جسکی افادیت سے کوئی ذی شعور انکار نہیں کرسکتا، بیہودہ فحاشی پھیلانے والے چینلز کو آپ اگر چاہیں تو خود بھی کنٹرول کرسکتے ہیں یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ میڈیا سے کیا حاصل کریں۔

پیغام تنظیم: کیا ہماری قوم کے اندر تمام تر پارٹیوں پر مشتمل ایک اتحاد قائم ہوسکتا ہے، اگر ہاں! تو کیسے اور کن بنیادوں پر، اس کی عملی صورت کیسے ممکن ہے؟

محمد حسین منو: یہ ممکن نہیں۔ کسی ایک Issue پر تو قوم کا اتحاد ممکن ہے البتہ وسیع بنیادوں پر ممکن نہیں، پیغمبر اسلام نے بھی تعمیری اختلاف کو باعث رحمت قرار دیا ہے۔

پیغام تنظیم: گزشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران نقصانات اور سانحات سے دوچار ہونا پڑا، بحیثیت ایک امیدوار ناظم اور ایک روشنفکر کے آپ کا کیا رول رہا؟

محمد حسین منو: ان سانحات اور نقصانات کے دوران اپنی استطاعت کے مطابق میں نے مثبت کردار ادا کیا۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جن افراد اور نمائیدوں کو اپنا رول ادا کرنا چاہیے تھا تو انہوں نے ادا نہیں کیا، لہذا ان نمائندوں اداروں اور افراد کا محاسبہ ہونا چاہیے۔

پیغام تنظیم: کرنل محمد یونس چنگیزی اور میجر نادر علی کے درمیان اختلافات کے بارے میں آپ اپنا موقف اور نقطہ نظر بیان کریں۔

محمد حسین منو: اس موضوع پر اگر بعض پوشیدہ حقائق کو منظر عام پر لاؤں تو ممکن ہے کہ بعض عناصر اسے برداشت نہیں کرسکے۔ انشاءاللہ وقت آنے پر قوم کے روبرو ان حقائق سے پردہ اُٹھاؤں گا۔ مختصراً عرض کروں کہ ''نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے'' قوم کو جو عظیم نقصانات ہوئے اُسکی تفصیل کسی اور مناسب وقت پر رکھیں۔ اس موضوع پر اگر غیر جانبدارانہ فورم کے سامنے بحث کیا جائے تو تب انصاف کا تقاضہ پورا ہوگا۔ جہاں تک پراجیکٹوں کا تعلق ہے اگر اپنی ذاتی پسند و ناپسند کو بالائے طاق رکھ کر دیکھا جائے تو یقیناً آپ بھی میرے اس بات سے اتفاق کریں گے کہ میجر نادر علی صاحب نے کبھی بھی اپنے کسی بیان اور رویے سے اُن پراجیکٹوں کو انکے کھاتے میں شامل کرنے یا اپنے نام سے منسوب کرنے کا تاثر نہیں دیا۔

پیغام تنظیم: عام لوگوں اور سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ میجر نادر علی آئندہ انتخابات میں اپنے لئے سیاسی مقام بنانے کی خاطر عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس کو اپنے کھاتے میں ڈال رہا ہے، جبکہ بحیثیت ایک بیوروکریٹ کے ان کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا کہ وہ کوئی پروجیکٹ بناتا، آپ کی کیا رائے ہیں؟

محمد حسین منو: تنظیم بذات خود اس میں اپنے آپ کو فریق بنا رہا ہے جبکہ تنظیم کو ان دونوں معزز حضرات میں غیر جانبدار رہنا چاہیے۔ حقیقتاً اگر دیکھا جائے تو کیا ایک ایم پی اے اپنے صوابدیدی فنڈز جو کہ مبلغ 50 لاکھ روپے ہوتا ہے، کتنی ترقیاتی کام کرواسکتا ہے، کدورت پھیلانے والے سوالات پوچھ کر پھر بھی تنظیم یہ توقع رکھتا ہے کہ اس ادارے کو عوام میں پذیرائی حاصل ہوگی۔ اگر آپ کو یاد ہو 99-1999ء میں جب سردار نثار علی ہزارہ منسٹر تعلیم بنے تو میجر صاحب اس دوران بھی اسی عہدے پر فائز تھے اس وقت تو اس طرح کا کوئی مسلہ کھڑا نہیں ہوا کیونکہ جب انسان صرف خلوصیت کے کے جذبے کے تحت کام کرتا ہے تو وہاں پر انسان کی اپنی ذات ہٹ کر رہ جاتی ہے ویسے بھی ہماری قوم ماشاءاللہ بہت زیادہ باشعور باخبر اور بہت ہی اچھا محتسب ہے اور ہمیشہ کی طرح اس مرتبہ بھی Credit حق داری کو ملے گا۔ برسبیل تذکرہ جب میجر نادر علی صاحب نے سینکڑوں ہزارہ بے روزگار نوجوانوں کو مختلف محکموں میں بھرتی کیا تو اس وقت کسی نے یہ تنقید نہیں کی کہ ایک بیوروکریٹ کیونکر اتنے افراد کو بھرتی کرسکتے ہیں۔

پیغام تنظیم: سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ ایک بیوروکریٹ کو چاہیے کہ وہ عوامی نمائندے کی حیثیت کو تسلیم اس لئے کرے کہ وہ عوام کے ووٹ سے منتخب ہوا ہے اور اس کے ساتھ تعاون کرنا اس کا فرض بنتا ہے، نہ کہ اس کے ساتھ رقابت پر اُتر آئے اور اس کو نظر انداز کرے جو عوامی مینڈیٹ کی توہین کے مترادف ہے، آپ کیا کہتے ہیں۔

محمد حسین منو: ''ہمت ہر کس بقدرے اواست'' اس موضوع کو چند سطور میں احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے اس کیلئے کم از کم دس صفحات درکار ہونگے مناسب وقت آنے پر قوم کو اصل حقائق سے دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ آگاہ کریں گے۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ایک اچھے نمائندے میں کون کون سی خوبیاں ہونی چاہیے، اور عوام کو چاہیے کہ کیسے نمائندوں کا انتخاب کریں۔

محمد حسین منو: ایک اچھے نمائیدے کی اہم خصوصیات یہ ہیں کہ اس میں حالات اور موقعے کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے دور رس اور زود اثر فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے تعصب سے بالاتر امن و آشتی میں پیش پیش ہونا چاہیے۔ قومی امور کی انجام دہی میں اپنے عوام کا اعتماد حاصل ہونا چاہیے عوام اپنے نمائندے کو منتخب کرے جو انکی نظر میں انکے کیلئے زیادہ سے زیادہ خدمات بجالا سکے اور کارآمد ہو کھوکھلے اور پُرفریب نعروں پر نہ جائیں، نمائندے کی ذاتی کردار اور خاندانی پس منظر بھی عوام کے پیش نظر ہونا چاہیے۔

پیغام تنظیم: آپ اس انتخابات میں بھی ناظم کے امیدوار کے طور پر لڑ رہے ہیں، آپ کن بنیادوں پر اب کی بار اپنے پینل کو حریف پینلوں کے مقابلے میں بہتر کہتے ہیں؟

محمد حسین منو: اس سوال کا تعلق مجھ سے نہیں لہذا ''No Remarks''۔

پیغام تنظیم: گزشتہ دور میں آپ کے جو منشور تھے، اب کی بار آپ کے پاس اس سے مختلف کون سی نئی باتیں اور پروگرامز ہیں قوم اور آپ کے حلقے میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

محمد حسین منو: گذشتہ دور میں تقریباً حلقہ نمبر 90% ترقیاتی کام مکمل کروا چکا ہوں جو چند ایک باقی ہے اسے انشاءاللہ کامیاب ہونے کی صورت میں اس مرتبہ مکمل کروں گا۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں عوام آپ کو کیونکر انتخاب کرے، جبکہ بالکل آپ کی طرح کے دعوے باقی کے پینلو بھی کر رہے ہیں؟

محمد حسین منو: مجھ سے زیادہ عوام ہی اس سوال کا جواب دے سکتا ہے۔

پیغام تنظیم: ہمیں اپنے منشور کے چار یا پانچ اہم نکات بتائیے کہ جن کی بنیاد پر آپ عوام کو کنونس کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں؟

محمد حسین منو: میرا منشور صرف ایک نکات پر مبنی ہے ''سروری در دین ما خدمت گری است'' کے اصول پر اپنی مشن اور منشور کی تکمیل کر رہا ہوں۔

پیغام تنظیم: ہماری کمیونٹی میں قبائلی (طائفگی) سیاست کا بھی اچھا خاصا عمل دخل ہے، آپ اپنی سیاست میں اسے کونسا مقام دیتے ہیں؟

محمد حسین منو: میرے خیال میں آپ سب کو ایک لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کر رہے ہیں اندھیرے میں تیر چلا کر آپ لوگ نہ جانے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

پیغام تنظیم: آپ کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ آپ طائفہ پرستی کرتے ہوئے اپنی تمام کمپئین کیلئے کمیٹی میں صرف اپنے طائفے کے افراد کو نمائندگی دی ہے، کیا یہ ہمارے قومی وجود کیلئے خطرناک عمل نہیں؟

محمد حسین منو: قطعی غلط ہے میرے پینل میں ایک ممبر کا بھی تعلق میرے طائفے سے نہیں ہے۔

پیغام تنظیم: کہا جا رہا ہے کہ آپ اور آپ کے نائب ناظم کی طرف سے طائفگی سیاست کا سہارا لیکر اپنے پلڑے کو بھاری ثابت کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہے، جبکہ اس حلقے میں آپ دونوں کے طائفے کے علاوہ ہزاروں افراد رہ رہے ہیں، کیا کہیے گے؟

محمد حسین منو: قطعی غلط ہے میرے پینل میں ایک ممبر کا بھی تعلق میرے طائفے سے نہیں ہے۔

پیغام تنظیم: لوگ کہہ رہے ہیں کہ ایچ ڈی پی اور پیپلز پارٹی کی طرف سے اقلیتوں کو ہزارہ حلقوں میں نمائندگی دے کر قوم سے کمتر پارٹی اور ذاتی مفادات کی سیاست کو زیادہ خیال رکھا گیا ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

محمد حسین منو: سوال کا تعلق مجھ سے نہیں۔

پیغام تنظیم: آپ نے اپنے نائب ناظم اور کونسلروں کا انتخاب کس معیار پر کیا ہے، اور ان کے نام بتائیے۔

محمد حسین منو: میرے حلقے میں ہزارہ برادری کے علاوہ پنجابی برادری بھی رہتے ہیں لہٰذا باہمی ہم آہنگی محبت اور بھائی چارے کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے چوہدری عاشق حسین جو کہ حلقے کے ایک جانے پہچانے شخص ہیں کو اپنے پینل میں بطور نائب ناظم نامزد کیا ہے پینل کے دیگر کونسلروں کے نام عنقریب منظر عام پر آنے والا ہے۔

پیغام تنظیم: ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کے نیک ارادوں میں کامیاب کرے، کامیابی کی صورت میں سب سے زیادہ توجہ کس شعبے پر دیں گے؟

محمد حسین منو: آپکی نیک تمناؤں کا شکریہ۔ کامیابی کی صورت میں اپنے باقیماندہ زیر تکمیل کاموں کو مکمل کرنے پر توجہ دوں گا جو کہ تقریباً 10% کے قریب رہ چکا ہے۔ جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ انتخابات کے ایام میں ملک کے چاروں صوبوں کے تمام حلقوں میں برادری ازم، طائف پرستگی کی لعنت شدت اختیار کرتا ہے۔ لہٰذا بہتر ہوگا ایسے سوالات وجوابات سے اجتناب کیا جائے جس سے اس لعنت کی شدت میں مزید اضافہ ہو۔ آپ کے بعض سوالات ذاتیات اور طائفہ پرستگی کے زمرے میں آتے ہیں۔

پیغام تنظیم: قارئین، اپنے حلقے کے عوام اور ووٹرز کیلئے کوئی خاص پیغام

محمد حسین منو: عوام اور قارئین کیلئے یہ پیغام ضرور دوں گا کہ اتفاق واتحاد کا دامن نہ چھوڑیں۔ طائفہ پرستگی کی لعنت سے اپنے کو دور رکھیں۔ سانحات کے دوران اپنے بزرگوں اور نمائندوں کا احترام نہایت ہی ضروری ہے۔ خودسری سے احتراز کیا جائے۔ قوم میں انتشار اور نا اتفاقی پھیلانے والوں سے ہوشیار رہیں۔ اور خصوصاً آستین کے سانپوں پر کڑی نظر رکھیں تاکہ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کیلئے قوم کو مصیبتوں اور نقصانات سے دوچار نہ کرے۔ (بعض سوالات کے مجبوراً تلخ جوابات پر معذرت خواہ ہوں)

محمد حسین منو

سابق ناظم یونین کونسل میجر محمد علی شہید روڈ

حلقہ نمبر 9

[محترم محمد حسین منو صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمارے تند وتیز اور ہلکے پھلکے سوالات کے جوابات تحریر کر کے بھیجا، جو قارئین کی نذر ہے۔ ہمارے خیال میں اس سوالنامے میں کوئی ایسا سوال ہے ہی نہیں کہ جو اس سے پہلے اخبارات میں نہ آیا ہو، یا آئے دن سر بازاران مسائل پر گفتگو اور بحث ومباحثے نہ ہوتا ہو۔ ان تمام تر سوالات کے جوابات کو آپ تمام امیدواران سے پوچھنے کا ایک ہی مقصد یہ تھا کہ آپ لوگ آنے والے دنوں میں بڑے عوامی عہدوں پر آنے والے ہیں۔ نیز یہ کہ ان تمام تر سوالات پر عوامی رائے سے ہٹ کر آپ ناظمین حضرات کن زاویوں سے سوچتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کم ہی ایسے سوالات ہیں کہ جن پر دو یا تین ناظمین کے خیالات مشترک ہے۔ باقی ہر ایک اپنی اپنی زاویۂ دید سے سوچتا اور دیکھتا ہے۔ کیا آپ کے حلقے کے تمام امیدوار تمام مسائل کو ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں، یقیناً نہیں، ہر ایک کی ترجیحات الگ الگ ہیں۔ جس طرح کہ اگر آپ ہمیں ان تمام تر سوالات کے جوابات انٹرویو کرتے وقت دے دیتے، تو یقیناً بہت سے سوالات کے جوابات اس تحریری جواب سے مختلف ہوتے۔ کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ آپ کو یہ سوالنامہ فراہم کرنے کے بعد ہمیں یہ مشکل درپیش آیا کہ چند باقی ماندہ ناظمین گرامی جو تھے، وہ انٹرویو کرنے سے پہلے ہی ہمارے تمام سوالات کے متعلق جان چکے تھے، اور انہوں نے یہ سوالنامہ شاید آپ ہی کے ہاتھوں سے لئے تھے۔

ہمیں کیونکر ایسے سوالات اور مسائل پر آپس میں گفتگو نہیں کرنا چاہیئے کہ جو سوالات درحقیقت ہماری قوم اور معاشرے کے اندر باعث نزاع اور دوریاں بنتے جارہے ہیں۔ باشعور افراد، اقوام اور نمائندے اپنے تمام تر مسائل پر کھل کر بات کرتے ہیں، اور ان میں سے اچھائیوں کو لیکر برائیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہمارے قارئین کرام اس اسپیشل الیکشن نمبر کے مطالعے کے بعد کس نتیجے کے قریب پہنچتے ہیں۔ اللہ سے ہماری دعا ہے کہ اپنے حبیب کے صدقے ہماری قوم کے اندر اتحاد، اتفاق، یگانگت، رواداری اور جذبہ ایثار کو روز افزوں اضافہ کرے۔ اور ہمیں ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا حوصلہ اور توفیق دے۔ آمین]